

مکتوب (۱۸)

(۱۸) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

والی بصرہ عبد اللہ ابن عباس کے نام

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بصرہ وہ جگہ ہے جہاں شیطان اترتا ہے اور فتنے سر اٹھاتے ہیں۔ یہاں کے باشندوں کو حسن سلوک سے خوش رکھو اور ان کے دلوں سے خوف کی گرہیں کھول دو۔

مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم بنی تمیمؓ سے درشتی کے ساتھ پیش آتے ہو اور ان پر سختی روا رکھتے ہو۔ بنی تمیم تو وہ ہیں کہ جب بھی ان کا کوئی ستارہ ڈوبتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا ابھر آتا ہے، اور جاہلیت اور اسلام میں کوئی ان سے جنگ جوئی میں بڑھ نہ سکا۔ اور پھر انہیں ہم سے قرابت کا لگاؤ اور عزیز داری کا تعلق بھی ہے کہ اگر ہم اس کا خیال رکھیں گے تو اجر پائیں گے اور اس کا لحاظ نہ کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔

دیکھو ابن عباس! خدا تم پر رحم کرے! (رعیت کے بارے میں) تمہارے ہاتھ اور زبان سے جو اچھائی اور برائی ہونے والی ہو، اس میں جلد بازی نہ کیا کرو، کیونکہ ہم دونوں اس (ذمہ داری) میں برابر کے شریک ہیں۔ تمہیں اس حسن ظن کے مطابق ثابت ہونا چاہیے جو مجھے تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے بارے میں میری رائے غلط ثابت نہ ہونا چاہیے۔ والسلام۔

إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ عَامِلُهُ عَلَى الْبَصْرَةِ
وَاعْلَمُ أَنَّ الْبَصْرَةَ مَهْبِطُ إِبْلِيسَ
وَ مَغْرَسُ الْفِتَنِ، فَحَادِثُ أَهْلِهَا
بِالْحَسَنِ إِلَيْهِمْ، وَاحْلُلْ عُقْدَةَ الْخَوْفِ
عَنْ قُلُوبِهِمْ.

وَ قَدْ بَلَغَنِي تَنَمُّوكَ لِبَنِي تَمِيمٍ وَ
غَلَطْتِكَ عَلَيْهِمْ، وَ إِنَّ بَنِي تَمِيمٍ لَمْ يَغِبْ
لَهُمْ نَجْمٌ إِلَّا طَلَعَ لَهُمْ آخَرٌ، وَ إِنَّهُمْ
لَمْ يُسْبِقُوا بِوَعْمٍ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَ
إِنَّ لَهُمْ بِنَا رَحِمًا مَاسَّةً، وَ قَرَابَةً خَاصَّةً،
نَحْنُ مَا جُورُونَ عَلَى صِلَتِهَا، وَ
مَا زُرُّونَ عَلَى قَطِيعَتِهَا.

فَارْبِعْ أَبَا الْعَبَّاسِ، رَحِمَكَ اللَّهُ!
فِيمَا جَرَى عَلَى لِسَانِكَ وَ يَدِكَ
مِنْ خَيْرٍ وَ شَرٍّ! فَإِنَّا شَرِيكُكَ
فِي ذَلِكَ، وَ كُنْ عِنْدَ صَالِحِ
ظَنِّي بِكَ، وَ لَا يَفِيئَنَّ رَأْيِي فِيكَ،
وَ السَّلَامُ.

طحہ وزیر کے بصرہ پہنچنے کے بعد بنی تمیم ہی وہ تھے جو انتقام عثمان کی تحریک میں سرگرمی سے حصہ لینے والے اور اس فتنہ کو ہوا دینے میں پیش پیش تھے۔ اس لئے جب عبد اللہ ابن عباس بصرہ کے عامل مقرر ہوئے تو انہوں نے ان کی بد عہدی و عداوت کو دیکھتے ہوئے انہیں برے سلوک ہی کا مستحق سمجھا اور ایک حد تک ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ بھی کیا۔ مگر اس قبیلہ میں کچھ لوگ امیر المؤمنین علیہ السلام کے مخلص شیعہ بھی تھے۔ انہوں نے جب ابن عباس کا اپنے قبیلے کے ساتھ یہ رویہ دیکھا تو عارضہ ابن قدامہ کے ہاتھ ایک خط حضرتؑ کی خدمت میں تحریر کیا جس میں ابن عباس کے متشددانہ رویہ کی شکایت کی۔ جس پر حضرتؑ نے ابن عباس کو یہ خط تحریر کیا جس میں انہیں اپنی روش کے بدلنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کی ہدایت فرمائی ہے اور انہیں اس قرابت کی طرف متوجہ کیا ہے جو بنی ہاشم و بنی تمیم میں پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بنی ہاشم و بنی تمیم سلسلہ نسب میں الیاس ابن مضر پر ایک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مدرکہ ابن الیاس کی اولاد سے ہاشم ہیں اور طائیفہ ابن الیاس کی اولاد سے تمیم تھا۔

